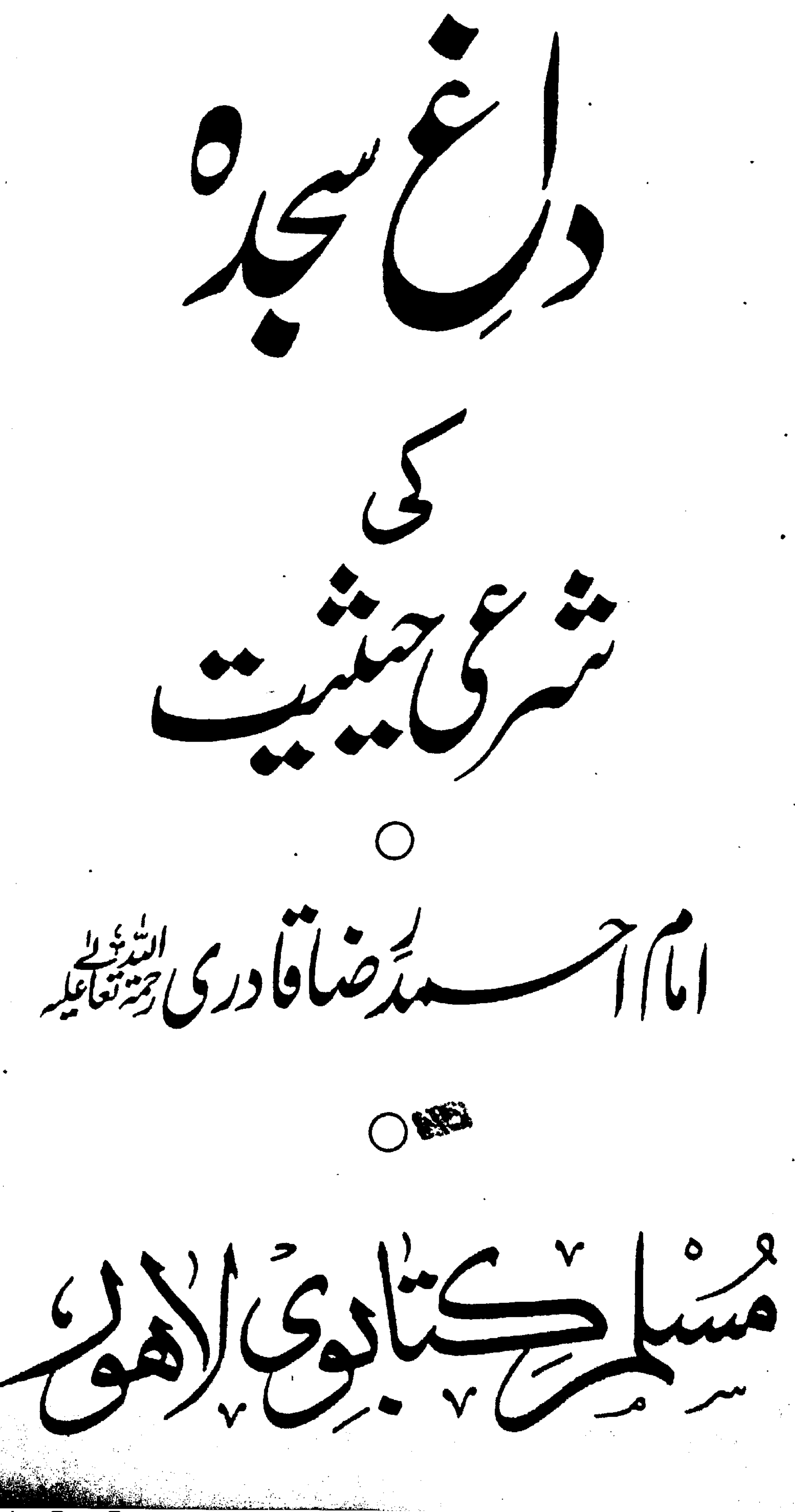


داغِ سجدہ
کی
شرعی حیثیت
امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین

کتاب ——— داغِ سجدہ کی شرعی حیثیت

ماخوذ از ——— اَلسِّنِیَّۃُ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ)

مصنّف ——— امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

طبع اوّل ——— محرم الحرام ۱۴۱۸ھ
مئی ۱۹۹۷ء

طابع ——— علی اعجاز پرنٹرز لاہور

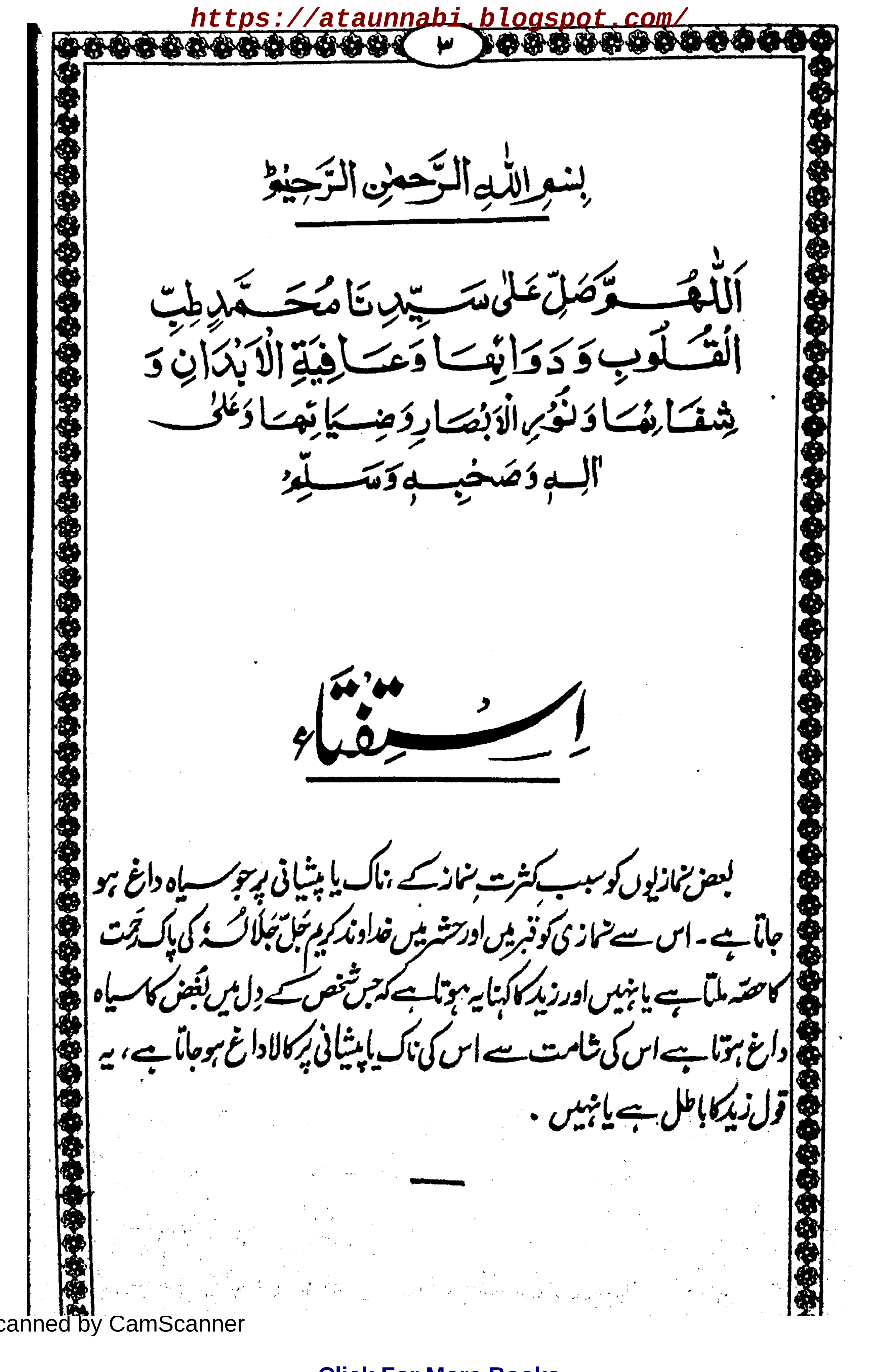
صفحات ——— ۱۶

خوشنویس ——— احباب کتابت راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور

قیمت ——— [redacted] روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور نمبر ۵۴۰۰۰

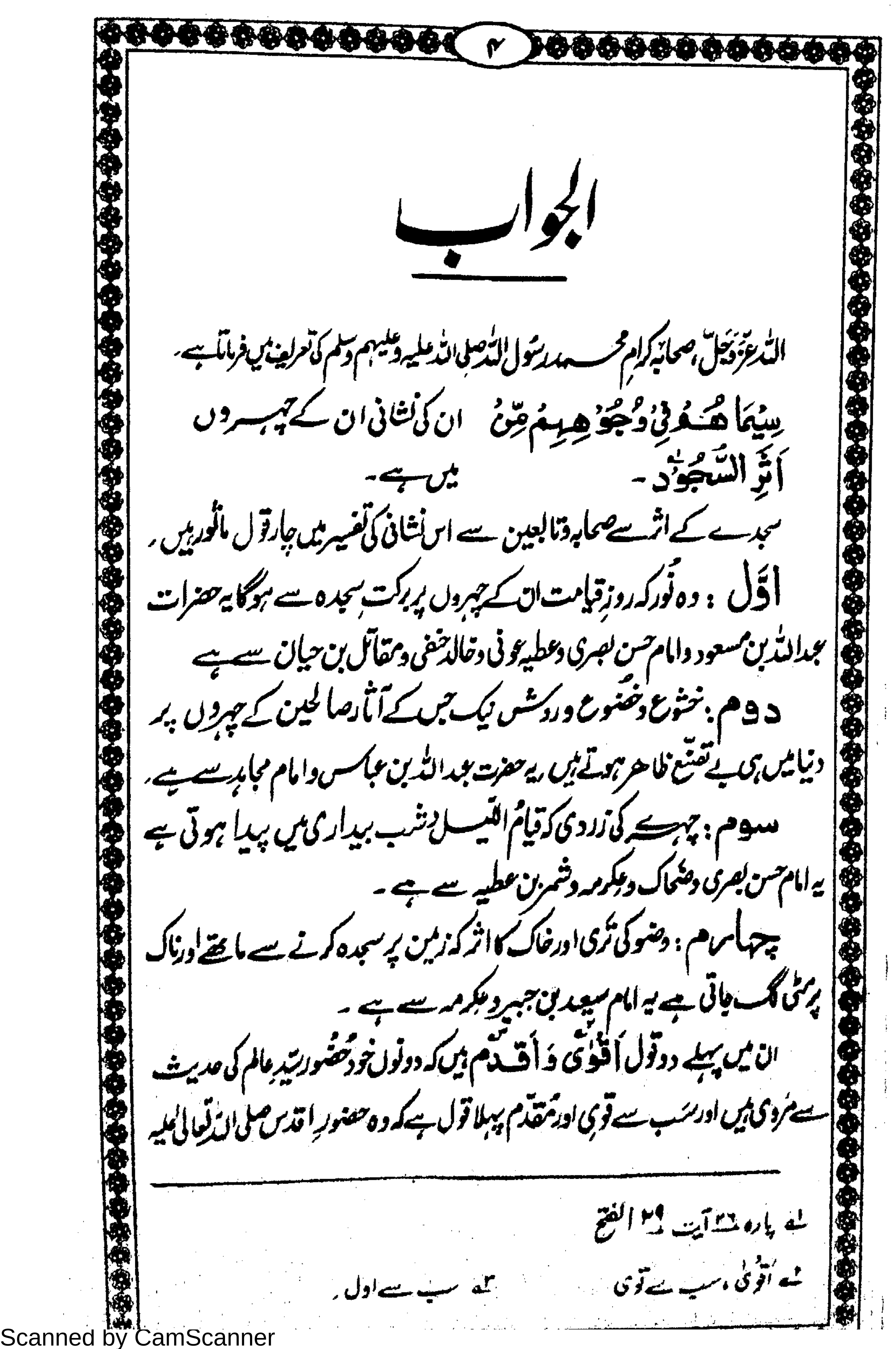


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

استفتاء

بعض نمازیوں کو سببِ کثرتِ نماز کے ناک یا پیشانی پر جو سیاہ داغ ہو جاتا ہے۔ اس سے نمازی کو قبر میں اور حشر میں خداوند کریم جَلّ جَلالُہٗ کی پاک رحمت کا حصّہ ملتا ہے یا نہیں اور زید کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے دِل میں بُغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے، یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں۔



الجواب

اللہ عزوجل، صحابہ کرام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کی تعریف میں فرماتا ہے۔

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۔ ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے۔

سجدے کے اثر سے صحابہ وتابعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں،

اوّل: وہ نور کہ روزِ قیامت ان کے چہروں پر برکتِ سجدہ سے ہوگا یہ حضرات عبداللہ بن مسعود و امام حسن بصری و عطیہ عوفی و خالد حنفی و مقاتل بن حیان سے ہے

دوم: خشوع و خضوع و روشِ نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا میں ہی بے تصنع ظاہر ہوتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عباس و امام مجاہد سے ہے،

سوم: چہرے کی زردی کہ قیام اللیل و شب بیداری میں پیدا ہوتی ہے یہ امام حسن بصری و ضحاک و عکرمہ و شمر بن عطیہ سے ہے۔

چہارم: وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے یہ امام سعید بن جبیر و عکرمہ سے ہے۔

ان میں پہلے دو قول اَقْوٰی وَاَقْدَم ہیں کہ دونوں خود حضور سیدِ عالم کی حدیث سے مروی ہیں اور سب سے قوی اور مقدم پہلا قول ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

۱ پارہ ۲۶ آیت ۲۹ الفتح

۲ اقویٰ، سب سے قوی ۳ سب سے اول،

وسلم کے ارشاد سے بسندِ حسن ثابت ہے رواہ الطبرانی[1]

فی معجمیہ الاوسط والصغیر وابن مردویۃ عن اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسُولُ اللہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی قولہٖ عزّوجل سِیمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ قَالَ النُّورُ یَومَ القیمۃ

ولہٰذا امام جلال الدین محلّی نے جلالین میں اسی پر اِقتصار کیا

اَقُول سوم میں قدرے ضُعف ہے کہ وہ اثرِ بیداری ہے نہ اثرِ سجود وہاں بیداری بغرضِ سجود ہے اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے کہ وضو کا اثر سجود نہیں اور مٹی بعد نماز چھڑا دینے کا حکم ہے یہ سیماو نشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی۔ اُمید ہے کہ سعید بن جُبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو بہرحال یہ سیاہ دھبّہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرتِ سجود سے پڑ تا ہے۔ تفاسیرِ ماثورہ میں اس کا پتہ نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس وسائب بن یزید ومجاھد رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس کا انکار ماثور۔

تفسیر ماثورہ میں عدم ثبوت ہی نہیں بلکہ آثارِ صحابہ میں اس کے خلاف روایات موجود ہیں

روایت نمبر ۱: طبرانی نے مُعجم کبیر اور بیہقی نے سنن میں حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے۔ سائب بن یزید رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرے پر سجدہ کا داغ تھا، سائب رضی اللہ تعالٰی

---

[1] ترجمہ: کہ طبرانی نے معجم اوسط اور ابن مردویہ نے اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نشانِ سجود کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت کے دن ان کے چہروں کا نور مراد ہے ۱۲۔

عنہ نے فرمایا۔

لقد افسد هذا وجهه اما والله ما هی	بے شک اِس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا
السیما التی سمی الله ولقد	سُنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس
صلیت علی جبهتی منذ	کا ذکر قرآن مجید میں ہے، میں
ثمانین سنة ما اثر السجود	اسّی برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے
بین عینیّ	ماتھے پر داغ نہ ہوا۔

روایت نمبر۲: سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن نصر و ابن جریر نے مجاھد سے روایت کی اور یہ سیاق اخیر ہے۔

حدثنا ابن حمید ثنا جریر	یعنی منصور بن المعتمر کہتے ہیں، امام مجاہد
عن منصور عن مجاهد فی قوله	نے فرمایا اِس نشانی سے خشوع مُراد ہے
تعالیٰ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم	میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدے سے
مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ قال هو الخشوع	پڑتا ہے فرمایا ایک کے ماتھے پر اتنا
فقلت هو اَثَرُ السُّجُود فقال	بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا
انه یکون بین عینیه مثل	گھٹنا اور باطن میں ویسا ہے جیسی اس کیلئے
رکبة العنز وهو کما شاء الله	خدا کی مشیّت ہوئی یعنی یہ دھبّہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے۔

روایت نمبر۳: ابن جریر نے بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا۔

اما انه لیس بالّذی ترون ولکنه	خبردار یہ وہ نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ
سیما الاسلام وسَجِيَّتُهُ وسمته	یہ اِسلام کا نُور، اِس کی خصلت، اِس کی
وخشوعه	رَوِش، اِس کا خشوع ہے۔

روایت نمبر۴: بلکہ تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات سلیمانیہ میں ہے۔

قال البقاعی ولا یظن ان من السیما ما یصنعه بعض المرائین من اثر هیأة سجود فی جبهته فان ذالك من سیما الخوارج وعن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال انی لَاُبغضُ الرجل واکرهه اذا رأیت بین عینیه اثر السجود

یعنی یہ نشانِ سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں یہ خارجیوں کی نشانی ہے اور ابنِ عباس سے روایت مرفوع آئی کہ میں آدمی کو دشمن ومکروہ رکھتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدے کا اثر دیکھتا ہوں۔

اقول: اس روایت کا حال اللہ جانے اور بفرضِ ثبوت وہ اس پر محمول جو دکھاوے کے لیے ماتھے اور ناک کی مٹی نہ جھڑائے کہ لوگ جانیں یہ ساجدین سے ہے اور وہ اِنکار بھی سب اسی صورت ریا کی طرف راجع ورنہ کثرتِ سجود یقیناً محمود اور ماتھے پر اس سے نشان خود بن جانا نہ اس کا روکنا اس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنا، نہ اس کی اس میں کوئی نیتِ فاسدہ ہے تو اس پر انکار کرنا متصور اور مذمت ناممکن بلکہ وہ من جانبِ اللہ اس کے عملِ حسن کا نشان اس کے چہرے پر ہے تو زیرِ آیتِ کریمہ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ داخل ہو سکتا ہے کہ جو معنیٰ فی نفسہٖ صحیح ہو اور اس پر دلالت لفظ مستقیم اسے معانیٔ آیاتِ قرآنیہ سے قرار دے سکتے

ہیں کما صرح بہ الامام حجۃ الاسلام وعلیہ درج
عامۃ المفسرین الاعلام ۔ اب یہ نشان اسی محمود ومسعود نشانی میں داخل
ہوگا جس کی تعریف اس آیت کریمہ میں اس کی گنجائش ہے ۔

لاجرم : تفسیر نیشاپوری میں اسے بھی آیت میں برابر کا محتمل رکھا۔
تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا ۔
کشاف وارشاد العقل میں اسی پر اعتماد کیا۔
بیضاوی نے اسی پر اقتصار کیا اور اس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ
سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیشانی
پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔

مفاتیح الغیب میں ہے قولہ تعالیٰ سِیۡمَاھُمۡ فیہ وجھان احدھما ان
ذٰلک یوم القیمۃ وثانیھما ان ذٰلک فی الدنیا وفیہ
وجھان احدھما ان المراد ما یظھر فی الجباہ بسبب کثرۃ
السجود الخ

انوار التنزیل میں ہے یرید السمۃ التی تحدث فی جبا
ھھم من کثرۃ السجود ۔

غرائب القرآن میں ہے یجوز ان تکون العلامۃ امرا محسوسا
وکان کل من علی بن الحسین زین العابدین وعلی بن عبداللہ

لہ خلاصہ یہ ہے کہ مفاتیح الغیب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "سیماھم" میں دو وجوہ ہیں ایک یہ کہ
یہ نشانی قیامت کے دن سے متعلق ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ دنیا سے متعلق ہے اور اس دوسری وجہ میں پھر مزید
دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ "سیما" سے مراد وہ نشان ہے جو کثرتِ سجود کی وجہ سے پیشانیوں پر ظاہر ہوتا ہے ۔
ٹے وہ داغ مراد ہے جو ان کی پیشانیوں میں کثرتِ سجدہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ ۱۲۔

بن عباس يقال له ذو الثفنات لان كثرة سجودهما احدثت فى مواضع السجود فيهما اشباه ثفنات البعير والذى جاء فى الحديث لا تعلبوا صوركم اى لا تخذ شرها وعن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما انه رأى رجلا اثر فى وجهه السجود فقال ان صورتك انفك وجهك فلا تعلب وجهك ولا تشن صورتك محمول على التعمد رياءً وسمعةً ويجوز ان يكون امرا معنويا من البهاء والنور

کشاف میں ہے المراد بها السمة التى تحدث فى جبهة السجاد من كثرة السجود وقوله تعالىٰ "من اثر السجود" يفسرها اى من التاثير الذى يؤثره السجود وكان كل من العليين على بن الحسين زين العابدين وعلى بن عبد الله بن عباس ابى الاملاك يقال له ذو الثفنات لان كثرة سجودهما احدثت فى مواقعه منهما اشبا الاثفنات البعيرة

له ترجمہ یہ جو علامتِ سجدہ کہ آیت میں ذکر فرمائی جائز ہے کہ امرِ محسوس ہو۔ امام علی بن حسین زین العابدین وحضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں کو گھٹے والا کہا جاتا کہ کثرتِ سجدہ سے دونوں صاحبوں کی پیشانی وغیرہ مواضعِ سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور وہ جو حدیث میں آیا کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے چہرے (یعنی ناک) پر سجدے کا نشان ہو گیا تھا، اس سے فرمایا: تیرے ناک اور منہ تیری صورت میں تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت عیبی نہ بناؤ۔ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ دکھاوے کیلئے قصداً گھٹے ڈالے اور جائز ہے کہ وہ علامت امرِ معنوی ہو یعنی صفا و نورانیت ۱۲

ے ترجمہ: اس نشان سے وہ داغ مراد ہے کہ کثیر السجدہ شخص کو پیشانی میں کثرتِ سجود سے پیدا ہوتا ہے اور وہ

(بقیہ آگے)

وکذا عن سعید بن جبیر ھی السمۃ فی الوجہ فان قلت فقد جاء عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تعلبوا صورکم وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ رأی رجلا قد اثر فی وجہہ السجود فقال ان صورۃ وجہک انفک فلا تعلب وجہک ولا تشن صورتک قلت ذٰلک اذا اعتمد بِجَبْهَتِهٖ علی الارض لتحدث فیہ تلک السمۃ وذٰلک ریاء ونفاق یستعاذ باللہ منہ ونحن فیما حدث فی جبہۃ السجاد الذی لا یسجد الا خالصا لوجہ اللہ تعالیٰ وعن بعض

حاشیہ بقیہ

جو فرمایا کہ سجدے کے اثر سے یا اس مراد کو واضح کرتا ہے یعنی اس تاثیر سے جو سجدے سے پیدا ہوتی ہے اور دونوں علی، امام علی بن حسین زین العابدین و حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس پدر خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھٹے والے کہلاتے کہ کثرتِ سجود سے ان کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور یوں ہی امام سعید بن جبیر سے اس کی تفسیر مروی ہے کہ وہ چہرہ پر نشان ہے۔ اب اگر تو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث تو یہ آئی ہے کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے چہرہ پر داغ سجدہ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے چہرے کی سوبھا تیری ناک ہے تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت نہ بگاڑ میں کہوں گا یہ اس کے بارے میں ہے جو زمین پر پیشانی زور سے گھسے تاکہ یہ داغ پیدا ہو جائے یہ ریا و نفاق ہے کہ اس سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی جاتی ہے اور ہمارا کلام اس نشان میں ہے جو اس کثیر السجود کے چہرے میں خود پیدا ہوتا ہے جو خاص اللہ عزوجل ہی کے لیے سجدہ کرتا ہے اور بعض سلف نے کہا ہم نماز پڑھتے تو ہمارے ماتھوں پر کچھ نشان نہ ہوتا اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ کسی نمازی کے ماتھے پر اونٹ کا سا گھٹا ہے معلوم نہیں کہ اب سر زیادہ بھاری ہو گئے ہیں یا زمین زیادہ کرّی ہو گئی۔ یہ بھی انہوں نے اسی کو کہا جو ریا و نفاق یہ گھٹا قصداً اٹھالے ۱۲

المتقدمین کنا نصلی فلا یری بین اعیننا شیئ ونری احدنا الان یصلی فیری بین عینیه رکبة البعیر فما ندری اثقلت الرؤس ام خشنت الارض وانما اراد بذلک من تعمد ذلک للنفاق۔

تفسیر علامہ ابوالسعود آفندی میں ہے (سِیْمَاهُمْ)[1] ای سمتهم (فِیْ وُجُوْهِهِمْ) ای فی جباههم (مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ) ای من التاثیر الذی یؤثره کثرة السجود وما روی من قوله صلی اللہ تعالی علیه وسلم لا تعلبوا صورکم ای لا تسموها انما هو فیما اذا اعتمد بجبهته علی الارض لیحدث فیها تلک السمة وذلک محض ریاء ونفاق والکلام فیما حدث فی جبهة السجاد الذی لا یسجد الا خالصا لوجه اللہ عزوجل وکان الامام زین العابدین وعلی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهم یقال لهما ذوالثفنات لما احدثت کثرة سجودهما فی مواقعه منهما اشباه ثفنات البعیر قال قائلهم

دیار علی والحسین وجعفر وحمزة والسجاد ذی الثفنات

نہایہ و مجمع البحار میں ہے فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما[2] انه رأی رجلا بانفه اثر السجود فقال

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو عبارت کشاف کا ہے۔

[2] ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کی ناک پر سجدہ کا داغ دیکھا فرمایا اپنی صورت داغی نہ کرلینی سجدے میں ناک پر اتنا زور نہ دے کہ داغ پڑ جائے

او تعلب صورتک یقال علیہ اذا وسمہ المعف

او توثر فیہا بشدۃ اتکائک علی انفک فی السجود

ناظر عین الغریبین و مجمع بحار الانوار میں ہے ای او تشینن صورتک بشدۃ انتحائک علی انفک۔

بالجملہ ! زید کا قول[2] باطل محض ہے اور امام زین العابدین و حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک چہروں پر یہ نشان ہونا اس کے قول کو اور بھی مردود کر رہا ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک آیت کریمہ میں یہ مراد ہونا جس سے ظاہر کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھی یہ نشان تھا اور یہ کہ اللہ عزوجل نے اس کی تعریف فرمائی اب تو قولِ زید کی شناخت کی کوئی حد نہ رکھے گا۔

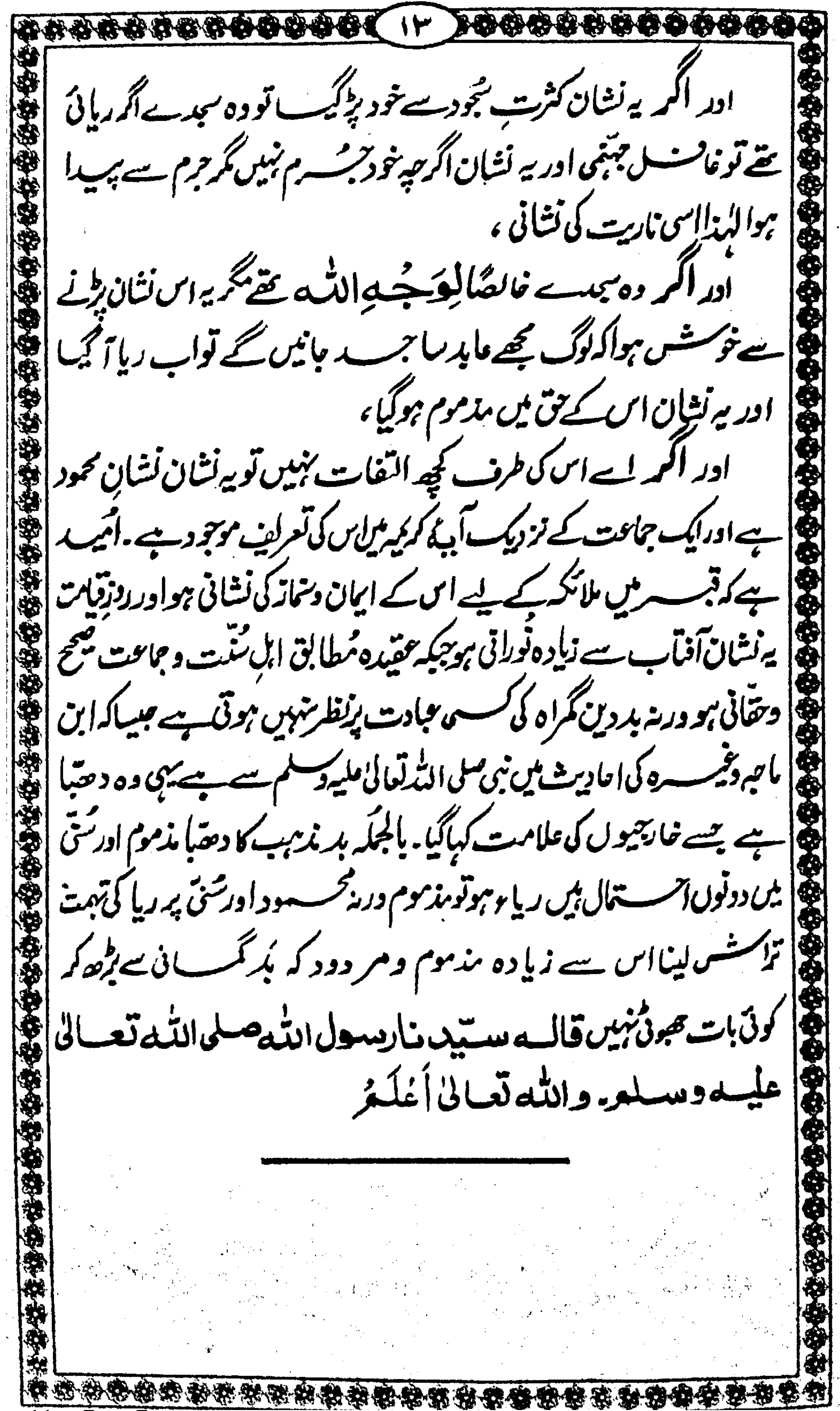
تحقیقِ حکم

اَقُول اور اس بارے میں تحقیقِ حکم یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے قصداً یہ نشان پیدا کرنا حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے اور وہ نشان معاذ اللہ اس کے استحقاقِ جہنم کا نشان ہے جب تک توبہ نہ کرے۔

---

[1] ترجمہ: حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہ معنی ہیں کہ ناک پر بشدت زور ڈال کر اپنی صورت نہ بگاڑ۔

[2] زید کا یہ قول کہ جس شخص کے دل میں بغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے۔



اور اگر یہ نشان کثرتِ سجود سے خود پڑ گیا تو وہ سجدے اگر ریائی تھے تو غافل جہنمی اور یہ نشان اگرچہ خود جرم نہیں مگر جرم سے پیدا ہوا لہٰذا اسی ناریت کی نشانی ،

اور اگر وہ سجدے خالصاً لِوَجْہِ اللہ تھے مگر یہ اس نشان پڑنے سے خوش ہوا کہ لوگ مجھے عابد ساجد جانیں گے ثواب ریا آ گیا اور یہ نشان اس کے حق میں مذموم ہو گیا ،

اور اگر اسے اس کی طرف کچھ التفات نہیں تو یہ نشان نشانِ محمود ہے اور ایک جماعت کے نزدیک آیۂ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے۔ اُمید ہے کہ قبر میں ملائکہ کے لیے اس کے ایمان وسمانہ کی نشانی ہو اور روزِ قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ نُورانی ہو جبکہ عقیدہ مُطابق اہلِ سُنّت و جماعت صحیح وحقّانی ہو ورنہ بددین گمراہ کی کسی عبادت پر نظر نہیں ہوتی ہے جیسا کہ ابن ماجہ وغیرہ کی احادیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یہی وہ دھبّا ہے جسے خارجیوں کی علامت کہا گیا۔ بالجملہ بدمذہب کا دھبّا مذموم اور سُنّی میں دونوں احتمال ہیں ریاء ہو تو مذموم ورنہ محمود اور سُنّی پر ریا کی تہمت تراشش لینا اس سے زیادہ مذموم و مردود کہ بدگمانی سے بڑھ کر کوئی بات جھوٹی نہیں قالہ سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ أعلم